Regd. No. L.5254 — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

190

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

لاہور - پاکستان

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۳	یکم امان ۱۳۲۸ھش	یکم مارچ ۱۹۴۹ء	۳۰ ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ	نمبر ۴۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۸ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضور کی صحت کیلئے دُعا فرمائیں۔
حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

محترم نواب عبداللہ خانصاحب کی علالت

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ محترم نواب صاحب کو کل دن بھر ضعف کی شکایت رہی رات نیند ٹھیک نہیں آئی۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ضعف کم رہا۔ دل اور خون کے دباؤ میں بتدریج فرق پڑ رہا ہے۔ احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص طور پر درخواست ہے کہ محترم نواب صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

پاکستان پارلیمنٹ میں پاکستان کا دوسرا میزانیہ

۹۹ لاکھ کا فاضلہ

کراچی ۲۸ فروری۔ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے آج پاکستان پارلیمنٹ میں اگلے سال کا میزانیہ پیش کیا۔ جس میں ۷۰ کروڑ ۲ لاکھ آمدن اور ۶۹ کروڑ ۲۶ لاکھ خرچ دکھایا گیا تھا۔ وزیر خزانہ نے بجٹ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگلے سال کے بجٹ میں ۹۹ لاکھ کی بچت ہوگی۔ لیکن تنخواہ کمشن نے ادنیٰ ملازمین کی تنخواہوں اور سکیل میں اضافہ کی جو سفارشات کی ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے یہ بچت تین کروڑ ایک لاکھ کے گھاٹے میں تبدیل ہو جاتی ہے

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا اس گھاٹے کو پورا کرنے کے لئے بعض مزید ٹیکس لگائے جائینگے جو زیادہ تر ان اشیاء پر ہوں گے جنہیں اُمراء استعمال کرتے ہیں۔ اور جو سامان تعیش میں شمار ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس وہ اشیاء زیادہ تر غرباء کے استعمال میں آتی ہیں ان پر ٹیکس کم کر دیا جائیگا۔

آپ نے کہا۔ پاکستان میں نئی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کیلئے مشینوں کی درآمد پر ٹیکس دس فیصدی کم کر دیا جائے گا۔ اور روئی دھاگا وغیرہ پر سے بالکل ہٹا دیا جائے گا۔ غرباء کے استعمال کی چیزوں پر سے ٹیکس کم کرنے کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ تازہ دودھ۔ سبزیاں۔ اور اناج پر سے ٹیکس بالکل ہٹا دیا جائے گا۔ اور مٹی کے تیل پر ۹ پائی کی بجائے ۳ پائی فی گیلن کر دیا جائے گا۔

آمدن کے مختلف ذرائع کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا ۱۵ مارچ ۱۹۴۹ء سے اندرون ملک کی تاروں کی شرح (جو آٹھ الفاظ پر مشتمل ہوں) ۱۲؍ کی بجائے ۱۴؍ کر دی جائے گی۔ اور ایکسپریس تار دن کی اُجرت ایک روپیہ دس آنہ کی بجائے ایک روپیہ بارہ آنے کر دی جائیگی ۴۰ تولہ کے پارسل کی اجرت ۸؍ کی بجائے ۱۰؍ اور منی آرڈروں کی اجرت ہر دس روپیہ پر ۲؍ کی بجائے ۳؍ کر دی جائیگی اسی طرح بیموں اور ٹیلیفون وغیرہ کی شرح میں بھی اضافہ کر دیا جائیگا۔ تنخواہ کی سفارشات کا ذکر کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا کہ حکومت نے ان سفارشات کو مان لیا ہے اور ادنیٰ ملازمین کی آئندہ کم از کم تنخواہ ۵۵/- روپے ہوگی۔ جو یکم جنوری ۱۹۴۹ء سے انہیں ملنی شروع ہو جائے گی۔

خرچ کی بڑی بڑی مدیں یہ ہیں:۔ بری۔ بحری اور فضائی فوج ۴۷ کروڑ ۴۲ لاکھ ریل ڈاک وغیرہ ۲۷ کروڑ ۹۰ لاکھ۔ دوسری اہم مدیں ۲۲ کروڑ اسمیں ترقی کی سکیمیں بھی شامل ہیں۔ جن پر حسب ذیل رقوم صرف ہونگی قبائلی اقوام کی ترقی کیلئے ۱۰ لاکھ۔ پست اقوام کی ترقی کیلئے ۵ لاکھ۔ عورتوں کی تعلیمی ترقی کے لئے ۵ لاکھ۔ تحقیقاتی اداروں کے لئے ۵ لاکھ۔ چاٹگام کی بندرگاہ کی ترقی کے لئے ۱۱ لاکھ۔

وزیر خزانہ نے ملک کی عام اقتصادی حالت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ملک کی تجارت بہت بڑھ گئی ہے اور ملک کی اقتصادی حالت بہت مضبوط ہو گئی ہے

نئی دہلی ۲۸ فروری۔ آج ہندوستان کے وزیر خزانہ نے اگلے سال کا بجٹ پیش کیا جسمیں ۱۵ کروڑ کا خسارہ دکھایا گیا تھا اس خسارہ کو مختلف ٹیکسوں سے پورا کرنے کے بعد ۲۵ لاکھ کی بچت ہوتی ہے۔

جرمنی میں اسلام کا روشن مستقبل

احمدی مبلغ کی کوششوں کے نتیجہ میں متعدد جرمنوں کا قبول اسلام

لندن ۲۸ فروری۔ لندن مسجد کے امام چوہدری مشتاق احمد باجوہ نے جرمنی میں احمدیہ مسلم مشن کے قیام کے نتائج پر اظہار اطمینان کیا ہے۔

اُنہوں نے کہا کہ گذشتہ چند ماہ میں ہمبرگ کے بہت سے اعلیٰ تعلیم یافتہ جرمن جن میں ایک بااثر اخبار کا ایڈیٹر بھی ہے۔ مسلمان ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ "یہ نومسلم ہماری مشکلات دُور کرنے میں بڑے معاون ثابت ہوئے ہیں۔ اور مشنریوں کی بڑے جوش و خروش سے مدد کر رہے ہیں۔"

امام صاحب نے ان جرمنوں کے اسلام قبول کرنے کو چوہدری عبداللطیف صاحب پاکستانی کی کوششوں کا نتیجہ بتایا ہے۔ مسٹر لطیف عربی کے ایک بڑے عالم ہیں۔ اور وہ جرمن بھی جانتے ہیں۔ جب چوہدری عبداللطیف صاحب جرمن میں داخل ہوئے تو جرمنی یورپ کے ممالک میں سے واحد تھا۔ جہاں ان دنوں احمدی مشن کام نہیں کر رہا تھا۔ اب یہاں قرآن مجید کا ترجمہ جرمنی میں ہو چکا ہے اور اس کو شائع کرانے کے لئے دوہرایا جا رہا ہے۔

امام صاحب نے کہا" ان سب باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام جرمنی میں ایک روشن مستقبل رکھتا ہے اور یہ قوم جو شکست خوردہ ہے خدا کی طرف رجوع کر رہی ہے" (استار)

سینماؤں اور کارخانوں کی غلط الاٹمنٹ کیلئے ٹربیونل کا تقرر

لاہور ۲۸ فروری۔ آج مقامی صحافیوں کی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے مغربی پنجاب کے بحالیاتی کمشنر مسٹر علی محمد خاں لغاری نے بتایا کہ کارخانوں۔ سینماؤں اور بڑے تجارتی اداروں کی غلط الاٹمنٹ کی تحقیقات کے لئے ایک اپیلٹ ٹربیونل مقرر کیا جا چکا ہے جہاں سفارش کی گنجائش نہیں ہے۔

آپ نے کہا مہاجرین جن الاٹ شدہ مکانوں اور دکانوں پر چھ ماہ سے قابض ہیں۔ ان کی الاٹمنٹ کی میعاد تین سال اور غیر رجسٹرڈ شدہ کارخانوں کی الاٹمنٹ کی میعاد پانچ سال تک ہوگی۔ رجسٹرڈ کارخانے ایک سپیشل بورڈ الاٹ کریگا۔

حکومت بے روزگار اور بے یار و مددگار لوگوں کیلئے مستقر کھول رہی ہے۔ اس کے ساتھ اچھے خاصے جسیم بے روزگاروں کیلئے ایسے اداروں کا کھولا جانا زیر غور ہے جہاں انہیں صنعتی تربیت دی جا سکے۔ یہ ادارے سرگنگا رام ہوم کے نمونے کے مطابق ہونگے۔

مسٹر لغاری نے کہا۔ بدقسمتی سے تقسیم کے بعد صوبے میں ایسے حالات و واقعات رونما ہوئے جن کی تاریخ نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے لیکن مجھے امید ہے بہت جلد قانون کا ماحول پر کامل تسلط ہوگا۔ اور پنجاب کی روایتی خوشحالی کا ایک بار پھر دَور دورہ ہو جائیگا۔

آپ نے کہا دیہاتی آبادی کی بحالی کا انتظام قریباً قریباً ہو چکا ہے۔ اراضی کی مستقل تقسیم کی سکیم زیر تکمیل ہے۔ لیکن اس سے کہیں زیادہ دقت طلب مسئلہ جس میں معمولی سا تغافل بھی بڑے بڑے نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ یعنی شہری آبادی کی جائدادوں کی فروخت وغیرہ کا مسئلہ باقی ہے۔ یہاں تک ابھی متروکہ شہری جائدادوں کا پورا ریکارڈ بھی مہیا نہیں ہو سکا۔ لغاری صاحب نے بتایا کہ الاٹمنٹ اور کسٹوڈین کے ماتحت کام ...

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

سیرت خاتم النبیین حصہ سوم کی تیاری
اور
دوستوں کو دعا کی تحریک

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ رتن باغ لاہور

جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے سیرت خاتم النبیین (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پہلے دو حصے طبع ہو کر شائع ہو چکے ہیں۔ اور یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل وکرم ہے۔ کہ اس نے میری اس ناچیز تصنیف کو قبولیت کا شرف عطا فرمایا۔ میں نے سیرت خاتم النبیین حصہ سوم کی تیاری کا کام قادیان میں ہی شروع کر دیا تھا۔ لیکن چونکہ اس کے لئے مجھے اپنے فرائض منصبی کے علاوہ پرائیویٹ طور پر زائد وقت دینا پڑتا تھا۔ اس لئے حصہ سوم کی تصنیف کی رفتار طبعاً بہت کم رہی۔ کیونکہ اس قسم کی علمی تصنیف میں ضروری حوالہ جات کی تلاشش اور متضاد حوالوں کی تطبیق اور کمزور حوالوں کی تردید بہت سا وقت لے لیتی ہے۔ اور پھر غیر مسلم معترضین کے اعتراضوں کو بھی مدنظر رکھنا پڑتا ہے بہر حال خدا کا شکر ہے۔ کہ گزشتہ فسادات کے دوران میں میرا یہ مسودہ ضائع ہونے سے بچ گیا۔ اور گو موجود تصنیف شدہ حصہ میں صرف بنو قریظہ کے واقعہ سے لے کر بادشاہوں کے نام تبلیغی خطوط تک کے واقعات درج ہیں۔ تاہم دوستوں کے مشورہ سے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ فی الحال اسی قدر حصہ کو سیرت خاتم النبیین حصہ سوم جزو اول کے طور پر شائع کر دیا جائے۔ اس حصہ کا حجم غالباً تین سو صفحات کے قریب ہوگا۔ اور اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے بہت سے دوسرے واقعات کے علاوہ صلح حدیبیہ کا اہم واقعہ اور اسلام کا تبلیغی نظریہ اور قیصر وکسریٰ کے نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطوط کی روانگی (معہ فوٹو خط آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بنام قیصر روم) اور اسلامی مساوات اور اسلام کے اقتصادی نظام اور اسلام کے سیاسی نظریہ اور اسلام کی امن اور جنگ کی طاقت کا موازنہ اور مسئلہ دعا اور معجزات وغیرہ وغیرہ کے متعلق کافی بحث آگئی ہے۔

البتہ ایک کمی کا مجھے بہت احساس ہے اور وہ یہ کہ میری عادت ہے کہ شروع میں مضمون کا ایک بنیادی مسودہ جسے گویا ڈھانچہ کہنا چاہیئے تیار کرکے بعد میں نظر ثانی اور نظر ثالث کے وقت اس میں بہت سی تبدیلی اور اصلاح کیا کرتا ہوں۔ لیکن افسوس ہے کہ اس قسم کی اصلاح کا موقعہ مجھے موجودہ حصہ کے متعلق میسر نہیں آیا۔ کیونکہ اس وقت لاہور میں میرے پاس ضروری کتابیں موجود نہیں ہیں۔ چنانچہ کئی ضروری حوالے ذہن میں آتے ہیں۔ مگر ان کی تلاش کا سامان موجود نہیں ہوتا۔ اس لئے جو اصلاح نظر ثانی کے نتیجہ میں ہو سکتی ہے۔ وہ افسوس ہے کہ اس وقت میسر نہیں آسکی۔ مگر بہر حال جو مواد بھی اس وقت موجود ہے۔ وہ انشاء اللہ تعالےٰ اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر یا اسکے جلد بعد سیرت خاتم النبیین حصہ سوم جزو اول کی صورت میں پیش کر دیا جائے گا۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ میری اس ناچیز کوشش کو قبولیت کا شرف عطا کرے۔ اور اسے دنیا کے لئے مفید اور میرے لئے مغفرت کا موجب بنائے۔ نیز یہ بھی دعا کریں۔ کہ بقیہ حصہ کی تصنیف کا بھی جلد موقعہ مل جائے۔ وما توفیقنا الا باللہ العظیم

نوٹ۔ اس تعلق میں خریداری کے متعلق جملہ درخواستیں ناظر صاحب تالیف وتصنیف جودھامل بلڈنگ لاہور کے نام آنی چاہئیں۔ البتہ اگر تصنیف کے متعلق کوئی مشورہ دینا ہو۔ تو وہ مجھے بھجوا دیا جائے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۶/۲

جرمنی میں تبلیغی مشن قائم ہوگیا

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ بہت سی مشکلات اور روکوں کے بعد آخر سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کے طفیل جرمنی میں ہمارا تبلیغی مشن قائم ہوگیا ہے۔ الحمد للہ۔ چنانچہ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب بی۔ اے اس مشن کے پہلے انچارج کی حیثیت سے جملہ انتظامات مکمل کررہے ہیں۔ احباب اس مشن کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

اللہ کی حکومت نہ گدائی ہے نہ شاہی

دل جس کا نہ دے مہدیٔ دوراں کی گواہی
مسجد میں فرشتہ ہے نہ میداں میں سپاہی

قرآں کے کبھی ختم نہیں ہوتے خزانے
تلقینِ غزالی ہو کہ تفسیرِ فراہی

رحمت کی نہ بارش ہو تو مر جاتی ہیں اقوام
جی سکتی نہیں جیسے بغیر آب کے ماہی

تو منکرِ آیاتِ الٰہی ہے تو کیونکر
بن سکتا ہے بن جملۂ آیاتِ الٰہی

بے سود ہے اے مجتہدِ منکرِ الہام
یہ عرش کی جانب تری دزدیدہ نگاہی

اللہ کے بندے کے سوا کھل نہیں سکتے
اسرارِ اوامر ہوں کہ اسرارِ نواہی

آباد اسے کرتا ہے پھر اللہ کا بندہ
اخلاق کی دنیا میں جب آتی ہے تباہی

پھر کوکبِ منہاجِ نبوت ہوا روشن
رکھ اس پہ نظر ورنہ بھٹک جائیگا راہی

اللہ سے تعلق ہو تو اس راز کو پائے
اللہ کی حکومت نہ گدائی ہے نہ شاہی

جب تک نہ دھلے عرش کے پانی سے یہ تنویر
جا سکتی نہیں روح سے صدیوں کی سیاہی

جلسہ سالانہ میں شامل ہونیوالے احباب کی توجہ کیلئے

اس سال جلسہ سالانہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل کو نئے مرکز ربوہ میں ہوگا۔ وہاں عارضی قیام کے لئے شیڈ بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ لیکن پھر بھی ممکن ہے کہ دوستوں کی رہائش کے لئے مکمل انتظام نہ ہو سکے اس لئے جلسہ میں شامل ہونیوالے احباب کو چاہیئے کہ وہ احتیاطاً اپنے ہمراہ چادریں۔ دو پھیاں۔ رسی اور ایسی کھونٹیاں جو چادروں کو کھڑا کرنے کے لئے ضروری ہیں لیتے آویں۔ تاکہ بوقت ضرورت وہ خدام الاحمدیہ کے کیمپوں کی طرح اپنے قیام کے لئے کیمپ لگا سکیں۔

ناظر اعلیٰ

"ربوہ" مرکز احمدیہ پاکستان میں جلسہ مصلح موعود

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا مبارک دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس دن کی یاد میں ربوہ کی چند ابتدائی آباد کاروں نے بعد نماز ظہر جلسہ کا انتظام کیا حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اپنے اپنے دلکش انداز میں تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ انہوں نے وہ زمانہ بھی دیکھا۔ جب کہ یہ پیشگوئی کی گئی۔ اس پیشگوئی کے مصداق کا بھی زمانہ دیکھا اور وہ زمانہ بھی دیکھا جب ہم فخریہ کہہ سکتے تھے کہ کون اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ آج جب کہ ہم اپنے وطن اپنے مرکز قادیان سے نکالے گئے اور غیر ہمیں منتشر کرنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ربوہ جیسی چٹیل جگہ پر ایک شاندار آبادی لاکر فضل عمر مصلح موعود کی اولوالعزمی پھر سے ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ تا یہ پیشگوئی اپنی مکمل شان کے ساتھ پوری ہوتی نظر آئے۔

جناب مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ نے بھی بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ جناب حافظ محمد رمضان صاحب نے اپنے خاص انداز میں قصیدہ عربی پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ عبدالحمید صاحب آصف نے بھی تقریر فرمائی جو احباب چنیوٹ، احمد نگر وغیرہ سے تشریف لائے وہ اور خصوصاً مستورات کی ہمت قابل تعریف و شکریہ ہے۔ کہ انہوں نے شمولیت کرکے اہل ربوہ کی ہمت کو بڑھایا۔

(نائب ناظر دعوت وتبلیغ)

حضرات کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے
کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لیے دے

خطبہ جمعہ

191

اگر ہم خدائی جماعت ہیں تو دُنیا کی کوئی طاقت ہمیں تباہ نہیں کر سکتی

لاہور کی جماعت کو از سر نو مرکزی اور حلقہ وار نظام قائم کرکے کام شروع کرنا چاہیئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۹ نومبر ۱۹۴۸ء بمقام احمدیہ مسجد بیرون دہلی دروازہ لاہور

مرتبہ :۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

گزشتہ جمعہ میں میں نہیں آسکا۔ کیونکہ اس سے پہلے جمعہ کے بعد ہفتہ کے دن سے مجھے

شدید کھانسی

شروع ہوگئی۔ ایسی شدید کہ میرے لئے چند الفاظ بھی بلند آواز سے بولنا مشکل ہوگیا۔ اب بھی مجھے کھانسی کی تکلیف ہے صبح اور شام بہت زیادہ ہو جاتی ہے اور ظہر کے وقت سے مجھے حرارت شروع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے میں مغرب اور عشا کی نمازوں میں نہیں آسکتا۔ ظہر اور عصر کی نمازوں میں میں آجاتا ہوں۔ کیونکہ ان میں بالجہر قرأت نہیں ہوتی۔ بہرحال چونکہ اب کچھ کمی کے آثار شروع ہیں۔ اس لئے میں جمعہ پڑھانے کے لئے آگیا ہوں۔

میں نے گزشتہ جمعہ سے پہلے جمعہ میں ایک

خط کا ذکر

کیا تھا جو مجھے ایک شخص کی طرف سے ملا۔ میری غرض اس خط کا ذکر کرنے سے یہ تھی۔ کہ میں اس شخص پر یہ ظاہر کروں۔ کہ اگر وہ لاہور کا ہے۔ گو مجھے شبہ ہے کہ وہ لاہور کا نہیں۔ تو اس کو بھی معلوم ہو جائے کہ میں نے اس خط کو چھپایا نہیں۔ بلکہ اس جماعت کے سامنے اسے ظاہر کر دیا ہے۔ جس سے وہ اپنا تعلق بتاتا۔ اور جس پر وہ اپنا بھروسہ ظاہر کرتا ہے۔ اور تا اسکو یہ بھی معلوم ہو جائے کہ اس نے جو کچھ لکھا ہے خود اس جماعت کے افراد اس سے اختلاف رکھتے اور اسکے اس رویہ پر سخت نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ میں نے یہ بات ایسے رنگ میں بیان نہیں کی تھی۔ کہ میں اسکے اس فعل کو لاہور کی جماعت کی طرف منسوب کروں۔ یا اس بارہ میں جماعت کو کسی قسم کی تنبیہہ کروں۔ بلکہ صرف اسکے خیالات کو بیان کرنے پر میں نے اکتفا کیا تھا۔ اور اس نقطۂ نگاہ کو واضح کیا تھا۔ کہ **سلسلہ احمدیہ کے مقابل پر کھڑا ہونے کی کوئی شخص طاقت نہیں رکھتا**۔ میرا مقصد یہ بتانا تھا۔ کہ اس شخص کو معلوم ہو جائے۔ کہ اس کی بات اپنے اندر کتنا وزن رکھتی ہے۔ اور جماعت میں اسکے متعلق کیا جذبات پائے جاتے ہیں۔ اسکے بعد لاہور کی جماعت کی طرف سے مجموعی طور پر بھی اور بعض لوگوں کی طرف سے انفرادی رنگ میں بھی خطوط ملے ہیں۔ کہ وہ اس شخص کے خیالات کے متعلق سخت اظہارِ نفرت کرتے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں اس کی بھی چنداں ضرورت نہیں تھی۔

حقیقت یہ ہے

کہ جب تک جماعتیں ترقی کی طرف اپنا قدم بڑھائے چلی جاتی ہیں۔ اس وقت تک فتنہ انگیز لوگ اپنی کارروائیوں میں کامیاب نہیں ہوا کرتے۔ قطع نظر اس سے کہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے۔ ہماری جماعت میں ایسے لیسے افراد اور جتھوں نے بھی فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو جماعت میں اثر رکھتے تھے۔ لیکن ان کے فتنے اور ان کی شورشیں اکثر انہی پر پڑیں۔ اور وہ ہمیشہ ہی ناکام رہے۔

یہ جو میں نے کہا ہے کہ ان کی شورشیں اکثر انہی پر پڑیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ بعض لوگ کامیاب بھی ہوئے۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ بعض کو ابھی خدا تعالیٰ کی طرف سے سزا نہیں ملی آئندہ مل جائے گی۔ لیکن جہاں تک کسی فتنے کا تعلق ہے۔ وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہوا قطع نظر ان وعدوں کے جو خدا تعالیٰ نے میری ذات کے متعلق کئے ہوئے ہیں۔ یا قطع نظر ان وعدوں کے جو خدا تعالیٰ نے براہ راست مجھ سے کئے ہیں۔ اگر یہ وعدے نہ ہوتے تب بھی جماعت ابھی اس مشن کو پورا نہیں کر سکی۔ جس کے لئے اسے قائم کیا گیا تھا۔ اور جب تک کوئی جماعت اپنے مقصد کو پورا نہیں کر لیتی۔ اس وقت تک وہ گرا نہیں کرتی۔ یہ

ایک اصول

ہے۔ جو ہمیشہ قائم رہا۔ اور اب بھی قائم ہے۔ ہاں جب وہ اپنے مقصد کو پورا کر لیتی ہے۔ تو اسکے بعد اس میں تنزل کے آثار پیدا ہو سکتے ہیں اس سے پہلے انفرادی تنزل آسکتا ہے۔ شخصی تنزل آسکتا ہے۔ لیکن جماعتی خرابی اس میں پیدا نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جماعت کے لحاظ سے بھی اگر اس میں بعض کمزوریاں ہوں۔ تو وہ جماعتی خرابی نہیں کہلا سکتیں۔ جماعتی خرابی کے یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ جماعت بحیثیت جماعت گر جائے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی مدد اور اس کی نصرت کو کھو بیٹھے۔ اور آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر اب تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی جماعت اپنے مقصد کو پورا کرنے سے پہلے بحیثیت جماعت بگڑ جائے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کو کھو بیٹھے۔ یہ زمانہ ابھی وہی چل رہا ہے۔ جس میں وہ پیشگوئیاں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

اسلام اور احمدیت کی ترقی

کے متعلق کی ہیں۔ ابھی پوری نہیں ہوئیں۔ اور جب تک وہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوتیں۔ یہ جماعت بحیثیت جماعت خدا تعالیٰ کا آلۂ کار رہے۔ اور کبھی کوئی فن کار اپنے آلہ میں خرابی پیدا ہونے پر اسے توڑا نہیں کرتا۔ بلکہ اس کی خرابی کی اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔ ہاں جب وہ اپنے مقصد کو پورا کرلے۔ تو بیشک وہ اسے توڑ پھوڑ بھی دیتا ہے۔ ایک درزی اپنے استعمال کے لئے قینچی مول لیتا ہے۔ تو جب تک وہ اسے استعمال کرنا چاہے وہ اسے خراب نہیں ہونے دیتا۔ بلکہ اگر کوئی خرابی اس میں پیدا ہو تو وہ اسکو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہاں جب وہ قینچی اس کے لئے آلۂ کار نہیں رہتی۔ تو بیشک وہ اسے پھینک دیتا ہے۔ اسی طرح ایک قصاب اپنی ضروریات کے لئے چھری مول لیتا ہے۔ جب تک چھری اس کا آلۂ کار رہتی ہے۔ جب تک وہ اس چھری سے بکرے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت تک وہ اسے خراب نہیں ہونے دیتا۔ ہاں جب اس کا اپنا ارادہ یہ ہو کہ اب میں بکرے ذبح نہیں کرونگا تو پھر بیشک وہ اسے پھینک دیتا ہے۔ بہرحال جس مقصد کے لئے کوئی چیز لی جاتی ہے۔ اس مقصد کے پورا ہونے سے پہلے اس چیز کو ضائع نہیں کیا جاتا۔ خدا تعالیٰ بھی جب کسی جماعت کو ایک خاص مقصد کے قیام کے لئے منتخب فرماتا ہے۔ تو وہ اس جماعت کو بحیثیت جماعت اس وقت تک خراب نہیں ہونے دیتا۔ جب تک وہ اپنے مقصد کو پورا نہیں کر لیتی۔ جب وہ اپنے مقصد کو پورا کر لیتی ہے۔ تو اسکے بعد اس میں تنزل کے آثار بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس سے پہلے نہیں۔ پس یہ مجنونانہ بات ہے کہ جماعت احمدیہ کے متعلق یہ خیال کیا جائے۔ کہ جبکہ ابھی اس نے اپنے مقصد کو پورا ہی نہیں کیا۔ اس میں نعوذ باللہ تنزل اور خرابی کے آثار پیدا ہوگئے ہیں۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے۔ کہ وہ اپنی عقل کی وجہ سے یا کسی خفیہ سازش اور تدبیر کی وجہ سے یا کسی منصوبہ کی وجہ سے یا کسی اور طاقت کی وجہ سے ایک

مامور کی جماعت

کو بگاڑ سکتا ہے۔ یا اس میں ایسا فتنہ پیدا کر سکتا ہے جو خدائی نظام کو درہم برہم کر دے۔ وہ دوسرے لفظوں میں یہ اقرار کرتا ہے۔ کہ وہ مامور جھوٹا تھا۔ اور وہ جماعت خدائی جماعت نہیں تھی۔ اگر وہ مامور خدا تعالیٰ کی طرف سے تھا۔ اور اگر وہ جماعت واقعہ میں خدا تعالیٰ کی جماعت تھی۔ تو اس مقصد کے پورا ہونے سے پہلے جس کے لئے وہ مامور بھیجا گیا تھا۔ اس میں تباہ کر دینے والا تفرقہ پیدا ہی کس طرح ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا تفرقہ پیدا ہو جائے۔ تو جماعت اپنے مقصد میں ناکام رہے گی۔ اور اگر ناکام رہے گی تو مامور یقیناً جھوٹا ہوگا۔ پس یہ تو کوئی سوال ہی نہیں کہ اسکے یا کسی اور کے فتنہ پیدا کرنے سے کیا ہو جائے گا۔ یہ تو ہم پہلے دن سے جانتے ہیں۔ ان فتنوں کے متعلق بھی جو گزرے گئے۔ اور ان فتنوں کے متعلق بھی جو موجود ہیں۔ اور ان فتنوں کے متعلق بھی جو آئندہ ہو سکتے ہیں۔ کہ ان میں سے کوئی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی شخص بھی اپنے مقصد کو نہیں پا سکتا۔ کیونکہ اگر فتنہ کامیاب ہو جائے۔ اور شیطان اپنے مقصد کو پالے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسیح موعود نہیں رہتے۔ اور ان کی جماعت خدائی جماعت نہیں رہتی

کیونکہ ابھی تک اس نے اس مقصد کو حاصل نہیں کیا جس کے لئے وہ قائم کی گئی تھی اور ابھی تک وہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں جو اسلام اور احمدیت کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی تھیں۔ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کو انسان روز روشن کی طرح جانتا ہے اور وہ سونے سے پہلے بھی جانتا ہے اور سونے کے وقت بھی جانتا ہے۔ دن کے اوقات میں بھی جانتا ہے۔ اور رات کی گھڑیوں میں بھی جانتا ہے اور انہی صداقتوں میں سے ایک یہ بھی ہے جو نہ پہلے بدلی اور نہ آئندہ بدلے گی۔ پس

میرا منشاء

اس خط کے اظہار سے یہ تھا کہ میں لکھنے والے کو خود اسکی اپنی نظروں میں ذلیل کر دوں اور وہ سمجھے کہ میں نے جھوٹ بولا تھا۔ اگر میں اس خط کے مضمون کو بیان نہ کرتا تو وہ دل میں خیال کر لیتا کہ دیکھا آخر ڈر گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اس فتنہ انگیزی میں یہ شخص کامیاب ہو جائے گا تب میں نے مناسب سمجھا کہ اس خط کا ذکر کر دوں تاکہ وہ لوگ جن پر اس نے حسن ظنی کی یا صحیح لفظوں میں یوں کہو کہ بد ظنی کرتے ہوئے یہ سمجھا کہ وہ اس فتنہ میں مبتلا ہو جائیں گے وہ بھی اس کے لئے ایسا جواب مہیا کر دیں کہ جس کے بعد اس کے لئے اپنے جھوٹ سے آگاہ ہونا کوئی مشکل نہ رہے ورنہ جیسا کہ میں نے بارہا بتایا ہے خدائی ارادوں میں کوئی شخص حائل نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی شخص حائل ہونے کی کوشش کرے تو وہ اللہ تعالٰے کے عذاب کا نشانہ بن جاتا ہے۔ لیکن دل چاہتا ہے کہ ہمارا کوئی عزیز تباہ نہ ہو۔ ورنہ واقعہ یہ ہے کہ جن مقاصد کے لئے خدا تعالٰے نے اس جماعت کو قائم کیا ہے۔ اس میں جماعتیں تو الگ رہیں ملک تو الگ رہے ساری دنیا مل کر بھی کچھ نہیں کر سکتی اس لئے جہاں تک خدائی تائید اور نصرت کا سوال ہے لاہور کی جماعت یا پاکستان کی ساری جماعتیں یا ساری دنیا کی جماعتیں بھی اس میں روک پیدا نہیں کر سکتیں۔ اور کسی فتنہ کے پیدا ہونے سے کوئی چیز ہمیں ڈرا نہیں سکتی کیونکہ اگر یہ سچ ہے کہ خدا نے ہم سے ایک کام لینا ہے تو دنیا کی طاقتوں کے متعلق یہ سمجھ لینا کہ وہ اس میں روک بن سکتی ہیں اس کے معنے یہ ہوں گے کہ ہم اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمارا خدا نعوذ باللہ ناقص اور کمزور ہے اور وہ دنیا کے لوگوں سے ڈر جائے گا۔ پس میں ان دوستوں کی خاطر جنہوں نے گھبراہٹ میں مجھے خطوط لکھے ہیں اور یہ سمجھا ہے کہ میں ان کے متعلق کسی غلطی میں مبتلا ہوں یہ ظاہر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ انہوں نے جو نتیجہ نکالا

وہ غلط ہے

بے شک میں بتا چکا ہوں اللہ تعالٰے کی طرف سے یہ خبر تھی کہ لاہور فتنوں کا گھر بننے والا ہے چنانچہ جتنے فتنے اٹھے ان میں سے اکثر یہیں سے اٹھے۔ یہیں ہماری مخالف جماعت کا مرکز ہے اور پھر وہ لوگ جو قادیان سے نکلے انہوں نے بھی لاہور میں ہی جتھے پیدا کئے مگر جہاں وہ پیشگوئیاں تھیں وہاں یہ بھی پیشگوئی تھی کہ اللہ تعالٰے نے اس شہر کو بنجر نہیں کیا بلکہ اس میں نیک اور پاک لوگ بھی موجود ہیں اور کسی جماعت میں سب کے سب مخلص لوگوں کا ہونا کوئی شرط نہیں ہوتا اور نہ یہ ممکن ہوتا ہے کہ کوئی شہر ایسا ہو جس میں کوئی غیر مخلص نہ ہو۔ ہر جماعت میں مخلص بھی ہوتے ہیں اور غیر مخلص بھی ہوتے ہیں۔ بہر حال یہ بھی ناممکن ہے کہ ہم اس شہر کے متعلق یہ کہہ سکیں کہ اس میں کوئی غیر مخلص نہیں اور یہ بھی ناممکن ہے کہ ہم یہ کہیں کہ اس میں کوئی مخلص نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ دنیا میں کئی شہر ایسے ہوں ملکہ ہیں جن میں نام کا بھی کوئی احمدی نہیں مخلص ہونا تو الگ رہا۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ کئی شہر ایسے ہوں جن میں احمدی تو ہوں لیکن مخلص نہ ہوں لیکن لاہور کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالٰے نے جو خبر دی اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہاں مخلص ہیں۔ پس جہاں یہ ناممکن بات ہے کہ ہم کسی شہر کے متعلق یہ خیال کریں کہ وہاں غیر مخلص کا ہونا ناممکن ہے وہاں لاہور کے متعلق یہ خیال کر لینا کہ یہاں سلسلہ احمدیہ کی زندگی کے دوران میں کسی وقت سب غیر مخلص ہو سکتے ہیں قطعی طور پر غلط ہے اور شہروں میں ہو سکتا ہے کہ مخلص لوگ نہ ہوں۔ لیکن لاہور کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ہے کہ یہاں مخلص لوگ ضرور ہوں گے۔ پس جب تک وہ مقصد پورا نہیں ہو جاتا جس کے لئے اللہ تعالٰے نے اس جماعت کو قائم فرمایا ہے اس وقت تک لاہور کی جماعت میں کچھ نہ کچھ مخلص ضرور رہیں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ چیز بھی

لاہور کی جماعت

کے لئے فخر کا موجب ہو سکتی ہے کم سے کم ایسے لوگ جن کے دلوں میں ایمان کی تڑپ ہو اور وہ سمجھتے ہوں کہ گو ہم کمزور ہیں مگر طاقتور بننا چاہتے ہیں جن کے دلوں میں یہ خواہش ہو کہ گو ہم کم علم ہیں مگر دین کا علم حاصل کرنا چاہتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے یہ چیز بھی ایک رنگ میں محرک ہو سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ایسے شہر میں ہوتے جس کے متعلق اس قسم کی کوئی خبر نہ ہوتی کہ وہاں مخلصوں کا ہونا ضروری ہے مگر اب وہ ایک ایسے شہر میں ہیں جس کے متعلق اللہ تعالٰے کی طرف سے یہ خبر ہے کہ یہاں مخلصوں کا ہونا ضروری ہے۔ پس ایسا شخص جس کے دل میں نیکی اور تقوےٰ میں ترقی کرنے کی خواہش موجود ہو اس کے لئے ایک سہارا موجود ہے۔ ایک امید دلانے والی شعاع موجود ہے۔ وہ سمجھے گا کہ جب کچھ نہ کچھ مخلص افراد اس میں ضرور ہونے چاہئیں تو کیوں نہ کوشش کر کے میں خود ہی اس مقام کو حاصل کر لوں جب خدا کہتا ہے کہ اس شہر میں نیک افراد بھی ہوں گے تو کیوں نہ میں بھی ان نیک افراد میں اپنے آپ کو شامل کرنے کی کوشش کروں۔

میں جانتا ہوں کہ لاہور کی جماعت کے متعلق مجھے بہت کچھ کہنا پڑا ہے اور بار بار میں نے اس جماعت کو اس کی کمزوریوں کی طرف توجہ دلائی ہے مگر اس کی وجہ اخلاص کی کمی نہیں بلکہ

تنظیم کی کمزوری

ہے۔ یہ شہر اب اتنا بڑا ہو گیا ہے اور اس کی آبادی اتنی بڑھ چکی ہے کہ معمولی شہروں والا نظام اب یہاں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ یہاں لازماً اور نہیں اور انتظام کرنا پڑے گا۔ کیونکہ جس طرح چھوٹے شہروں میں ہر جگہ آسانی کے ساتھ پہنچا جا سکتا ہے اس طرح یہاں ایک دوسرے کے پاس نہیں پہنچا جا سکتا۔ اسی لئے میں نے توجہ دلائی تھی کہ مختلف حلقوں میں مساجد کے لئے کوئی نہ کوئی جگہ مخصوص کر لینی چاہیئے۔ چاہے وہ کتنی چھوٹی ہو۔ میری غرض اس سے یہ تھی کہ جب مسجدیں بنیں گی تو لازماً مبلغ رکھنے پڑیں گے۔ بڑے مبلغ نہ سہی دیہاتی مبلغ بٹھا رکھ دیئے گئے تب بھی اس کے نتیجہ میں شہر کے مختلف مرکز بن جائیں گے اور نگرانی میں آسانی ہو جائے گی۔ یہ شہر دس بارہ میل لمبا اور سات آٹھ میل چوڑا ہے۔ اور اتنے بڑے شہر میں کوئی معمولی انجمن کام نہیں کر سکتی۔ دنیا کے باقی بڑے شہروں میں بھی یہی دستور ہے کہ وہاں شہر کا انتظام بالکل الگ ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ مثلاً ہر ضلع کا ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس ہوتا ہے مگر بڑے شہروں کا پولیس افسر الگ ہوتا ہے جو کمشنر کہلاتا ہے۔ بمبئی میں ضلع کا سپرنٹنڈنٹ الگ ہے اور شہر کا کمشنر پولیس الگ ہے۔ اسی طرح کلکتہ کے ضلع کا سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ہے۔ اور کلکتہ شہر کا کمشنر پولیس اور ہے کیونکہ اتنے بڑے شہر میں زائد انتظامات کرنے ضروری ہوتے ہیں۔ لاہور پہلا شہر ہے جہاں ہماری اتنی بڑی جماعت موجود ہے۔ یوں تو کلکتہ اور بمبئی میں بھی جماعتیں ہیں مگر بمبئی میں کوئی سو ڈیڑھ سو آدمی ہیں اور کلکتہ میں دو اڑھائی سو۔ یہاں چار

پانچ ہزار احمدی

ہیں۔ اور پھر یہ احمدی قریباً ہر محلہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ وہاں صرف ایک دو محلوں میں ہی احمدی آبادی ہے۔ اس وجہ سے اگر اور شہروں میں کوئی کمزوری اور نقص ہو تو وہ نمایاں نہیں ہوتا۔ لیکن ہزاروں کا نقص نمایاں ہو جاتا ہے اور وہ سب کو نظر آنے لگ جاتا ہے کچھ تو اس وجہ سے کہ نقص اپنی ذات میں ایک عیب ہے اور کچھ اس نقص کے نمایاں ہونے کی وجہ سے نظر آ جاتا ہے۔ انسان کے جسم پر اگر اس کی گردن کے نیچے اور گھٹنوں کے اوپر کوئی بدنما داغ ہو تو ساری عمر پاس رہنے والے دوست کو بھی شبہ تک نہیں ہوگا کہ اس میں کوئی نقص پایا جاتا ہے۔ لیکن اگر اس کے منہ پر اس داغ سے دسواں حصہ چھوٹا ایک تل پایا جاتا ہو تو وہ سب کو نظر آ جائیگا۔ پس کسی نقص کا نمایاں ہونا یہ بھی انسان کو نکو بنا دیتا ہے۔ لاہور کی جماعت چونکہ مختلف جگہوں میں پھیلی ہوئی ہے اور ہزاروں کی تعداد میں ہے اس لئے اگر کوئی نقص ہوتا ہے تو لازماً اس کی طرف زیادہ توجہ کرنی پڑتی ہے۔ لیکن جہاں جماعت تھوڑی ہو وہاں نقص کا پتہ بھی نہیں لگتا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارے نقطۂ نگاہ سے یہاں کی جماعت ابھی بہت تھوڑی ہے اور

ضروری ہے

کہ اسے ترقی دی جائے۔ لیکن اور جماعتوں کے مقابلہ میں یہ جماعت اب بڑھ چکی ہے اور ضرورت ہے کہ اس کی ایسے رنگ میں تنظیم کی جائے کہ ایک طرف تو سارے شہر کے مشترکہ نظام کی صورت قائم رہے اور دوسری طرف حلقے اپنے اپنے علاقوں میں مفید کام کر سکیں تمام دنیا میں یہی دستور ہے کہ بڑے شہروں کا نظام اور طرح چلایا جاتا ہے۔ مثلاً لنڈن میں سارے شہر کے لئے کارپوریشن بھی ہے اور پھر الگ الگ وارڈوں میں الگ الگ میونسپل کمیٹیاں بھی ہیں جو اپنے علاقہ کی مخصوص ضروریات کا فکر رکھتی اور ان کے بارہ میں تدابیر اختیار کرتی ہیں۔ مثلاً وہاں تعلیم کارپوریشن کے سپرد نہیں بلکہ وارڈ کے سپرد ہے۔ کارپوریشن کے سپرد بڑے بڑے کام ہوتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی باتیں مقامی میونسپل کمیٹیوں کے سپرد ہوتی ہیں۔ جیسے تعلیم ہے یا لوگوں کے لئے ہوا خوری کا انتظام کرنا ہے یا ان کی صحت کا خیال رکھنا ہے۔ اس کے لئے چھوٹی چھوٹی میونسپل کمیٹیاں بن جاتی ہیں جو تمام کام کرتی ہیں۔ اسی طرح لاہور میں بھی مقامی کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ گو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا نظام ایسا اچھا نہیں۔

مجھے یاد ہے

جب میں لنڈن گیا تو جس علاقہ میں ہماری مسجد ہے۔ اس علاقہ کے وارڈ میں دوستوں نے میری تقریر کرانی چاہی جسے میں نے تسلیم کر لیا دبقریر ہندوستان کے حالات پر تھی۔ میری تقریر کے وقت جلسہ کا جو پریذیڈنٹ تھا۔ وہ اس وارڈ کی طرف سے پارلیمنٹ کا ممبر تھا۔ اور اتنا بڑا افراد رسوخ رکھنے والا تھا کہ وزیر اعظم کی تقاریر کے وقت اکثر وہی شخص پریذیڈنٹ ہوا کرتا تھا

جب میری تقریر ختم ہوئی تو انہوں نے چائے پلائی اور پھر وہ مشایعت کے لئے میرے ساتھ چل پڑے میں نے سمجھا کہ یہ مجھے خوش کرنے کے لئے رسماً ساتھ چل پڑے ہیں کچھ دور جا کر میں نے ان سے کہا کہ اب آپ تشریف لے جائیے ہم چلے جائینگے انہوں نے کہا میں نے ابھی کچھ دور آپ کے ساتھ ہی چلنا ہے تھوڑی دیر کے بعد میں نے پھر کہا۔ کہ اب آپ تشریف لے جائیے۔ انہوں نے کہا میری غرض آپ کے ساتھ آنے سے یہ ہے کہ میں آپ کو ایک جگہ دکھانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ کچھ دور جانے کے بعد ایک چوک آگیا جس میں ایک فوارہ لگا ہوا تھا۔ اور اس کے اردگرد چھوٹی چھوٹی منڈیر تھی۔ تاکہ بچے جب وہاں سیر کے لئے آئیں تو بیٹھ سکیں۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے کہا۔ بس یہ جگہ آپ کو دکھانے کے لئے میں آیا تھا۔ پھر انہوں نے کہا ہم کہا کرتے ہیں کہ ہم بڑے تعلیمیافتہ ہیں اور ہماری پبلک ساری سیاسیات کو سمجھتی ہے بلکہ ہم یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ بعض ممالک کی سیاست ناقص ہے۔ اور وہ صحیح جمہوری اصولوں پر حکومت نہیں کر رہے۔ مگر دراصل یہ بات غلط ہے۔ ہماری پبلک بھی اسی طرح جاہل ہے جسطرح اور دنیا کے لوگ جاہل ہیں۔ چنانچہ میں آپ کو اپنا واقعہ سناتا ہوں۔ میں نے جنگ کے موقع پر اپنی قوم کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کیں لاکھوں کی تجارت میں نے ملک کی خدمت کے لئے تباہ کر دی اس کے بعد بعض اہم کاموں کے لئے میں سالہاسال بیرونی ممالک میں رہا۔ اتنی بڑی خدمات کے بعد جب میں واپس آیا تو مجھے بعض دوستوں نے کہا کہ آپ اس وارڈ کی طرف سے

پارلیمنٹ کی ممبری

کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ میں نے ان کی اسبات کو مان لیا اور کھڑا ہو گیا۔ لوگوں نے کہا آپ کو پراپیگنڈا کرنا چاہیئے۔ میں نے کہا مجھے پراپیگنڈا کی کیا ضرورت ہے۔ میری خدمات ملک پر ظاہر ہیں۔ اور جو شخص میرا مدمقابل ہے۔ اسکی کمزوریاں بھی سب پر عیاں ہیں۔ ان حالات میں مجھے پراپیگنڈا کی کیا ضرورت ہے۔ جب انہیں پتہ ہے کہ ملک کے لئے میں نے اپنی تجارتیں برباد کیں اور دور دراز ممالک کے سفر کئے اور سالہاسال باہر رہا تو اب اپنے لئے کسی پراپیگنڈے کی کیا ضرورت ہے۔ غرض میں نے ان کی بات کو رد کر دیا مگر جب الیکشن کا نتیجہ نکلا تو مجھے معلوم ہوا کہ سو میں سے دس ووٹ میرے تھے اور باقی سب میرے مدمقابل کے تھے اس پر مجھے سخت صدمہ ہوا اور میں نے ارادہ کیا کہ ان کاموں سے ہی ہٹ جاؤں۔ مگر آخر بعض دوستوں نے کہا کہ بیوقوفی تمہاری ہے۔ جو کام تم پیش کرتے ہو وہ تو بڑے بڑے لوگوں کے علم میں ہے۔ محلہ والوں کو کیا معلوم ہے کہ تم نے کیا کیا۔ انہیں تو ہی کام کا علم ہو سکتا ہے جو محلہ والوں کے لئے کیا جاتے۔ اس لئے تم ہمت نہ ہارو اور جب دوبارہ الیکشن ہو۔ تو اسوقت پھر کھڑے ہو جاؤ اور کوشش کرو کہ تمہیں ووٹ ملیں۔ چنانچہ جب دوبارہ الیکشن کا موقع آیا تو دوستوں نے مجھے مجبور کیا کہ چلئے اور ایک جلسہ میں اپنے متعلق تقریر کیجئے۔ جب میں وہاں گیا تو ایک شخص جو میرے دوستوں میں سے ہی تھا جلسہ میں کھڑا ہو گیا۔ وہ ہوشیار تھا۔ اور لوگوں کی نبض کو خوب پہچانتا تھا۔ اس نے کہا جناب آپ ہمیں یہ بتائیں کہ اگر آپ کو ووٹ دیئے جائیں تو آپ ہمارے فائدے کے لئے کیا کریں گے۔ ہم تو دیکھتے ہیں کہ ہر الیکشن کے موقع پر امیدوار کھڑے ہو کر تقریریں کر دیتے ہیں اور محلہ والوں کے فائدہ کے لئے کچھ نہیں کرتے۔ اگر آپ ہم لوگوں کے فائدہ کے لئے کوئی کام کرنے کا وعدہ کریں۔ تو ہم آپ کی مدد کرنے کو تیار ہیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ اس نے پہلے سے طے شدہ سکیم کے مطابق جس کا آپس کے مشورہ سے فیصلہ ہو چکا تھا کہا کہ ہم تو یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے

محلہ کے فائدے کے لئے

کچھ کیا جائے۔ مثلاً ہمارے محلہ کے لڑکوں کے بیٹھنے اور سیر و تفریح کرنے کی کوئی جگہ نہیں۔ اگر کسی چوک میں کوئی ایسی جگہ بنا دی جائے۔ جہاں فرصت کے اوقات میں وہ بیٹھیں اور اچھے نظاروں سے لطف اندوز ہوں۔ تو ہم آپ کی مدد کرنے کیلئے تیار ہیں۔ فرمائیے کیا آپ ایسا کرنے کے لئے تیار ہیں کہ یہاں چوک میں آپ ایک ایسی جگہ بنا دیں۔ جس میں فوارہ لگا ہوا ہو۔ اس کے اردگرد بچوں کے بیٹھنے کی جگہ ہو تاکہ بچے وہاں کھیلیں کودیں اور سیر و تفریح کریں۔ میں نے کہا مجھے منظور ہے اور میں ممنون ہوں کہ محلہ والوں نے مجھے اپنی ضرورت سے آگاہ کیا ہے۔ اس کے بعد میرے دوستوں نے مجھے کہا کہ اب آپ آرام کیجئے اور گھر بیٹھئے۔ ووٹ آپ کو ہی ملیں گے۔ چنانچہ میں نے یہ فوارہ اور بچوں کے بیٹھنے کی جگہ بنوائی۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ دوسری دفعہ نوے فیصدی ووٹ مجھے ملے اور دس فیصدی ووٹ میرے مدمقابل کو ملے انہوں نے کہا بس یہی فوارہ میں آپ کو دکھانے کے لئے اور یہ بتانے کے لئے یہاں آیا تھا کہ میری وہ ساری قربانیاں جن کے مقابلہ میں یہ فوارہ کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا اور جو ان کے $\frac{1}{1000}$ حصہ کے برابر بھی نہیں ان سے تو میں ووٹ حاصل نہ کر سکا۔ لیکن جب میں نے یہ فوارہ بنا دیا تو مجھے ووٹ مل گئے۔ اسلئے کہ یہ کام ایسا تھا جو محلہ والوں کو نظر آتا تھا تو اگر اسی قسم کے حلقے بنا دیئے جائیں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ اپنے اپنے حلقہ کی ترقی اور دوسروں پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں گے۔ مگر اسکے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ شہر کا نظام بھی قائم رہے۔ مثلاً شہر کے بڑے تبلیغی جلسے کسی محلہ کی جماعت کیوجہ سے نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح اگر اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو سمجھ اور توفیق دے تو اسکے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنا

مڈل سکول

قائم کرے پھر اسے ہائی سکول بنائے۔ پھر ضروری ہے کہ ہمارا اپنا کالج ہو۔ لڑکوں کے لئے الگ ہو اور لڑکیوں کے لئے الگ ہو اور یہ کام ایسے ہیں جنہیں محلہ کی انجمنیں نہیں کر سکتیں لازماً شہر کا نظام ہی ان کاموں کو سرانجام دے گا۔ پس یہ دونوں چیزیں ایک وقت میں ضروری ہیں اور اسبارہ میں مقامی جماعت کو اپنے فرائض کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں لاہور کی جماعت میں اگر کوئی نقص ہے تو اسکی وجہ نظام کی خرابی ہے۔ ورنہ اگر انہیں سمجھایا جاتے تو وہ سمجھ جاتے ہیں اور قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

انسان کے اندر یہ کمزوری پائی جاتی ہے۔ کہ اگر اسے براہ راست مخاطب نہ کیا جائے۔ تو اس کے اندر سستی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سستی کو دور کرنے کے لئے نظام کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر نظام ایسا ہونا چاہیئے۔ جس میں مختلف حلقہ جات افراد کے فائدہ کے لئے بھی کچھ نہ کچھ کام کر رہے ہوں۔ افسر بننے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ انسان کچھ کام لے اور کچھ کام دے۔ جب تک کسی نہ کسی رنگ میں نظام کا وجود لوگوں کے لئے مفید نہ ہو اس وقت تک ان کی سستی دور نہیں ہو سکتی۔ فطرتاً ہر انسان چاہتا ہے کہ میرا بھی کوئی کام ہو اور اسی لئے وہ دوسروں کی طرف جھکتا ہے۔ دینی نظام لو یا دنیوی دونوں میں یہی روح کام کرتی نظر آئے گی۔ روحانی نظام میں جب لوگ حصہ لیتے ہیں تو اسی لئے کہ اللہ تعالےٰ فلاں بزرگ کی دعائیں سنتا ہے۔ اس کی زبان میں اس نے برکت رکھی ہوئی ہے اگر ہم اس سے تعلق پیدا کریں گے اور اس سے دعائیں کرائینگے۔ تو ہماری مشکلات دور ہوں گی۔ اسی طرح مادی نظام میں لوگ اسی وقت حصہ لیتے ہیں۔ جب خود ان کو اپنا فائدہ بھی نظر آتا ہو۔ پس

تنظیم ایسی ہونی چاہیئے

جس میں صرف لینے کا سوال نہ ہو۔ بلکہ دینے کا بھی ہو اور محلہ کی تنظیم افراد کے فائدہ کے لئے کچھ نہ کچھ کام کرتی ہو تاکہ ان کے دلوں میں کام کرنے کا شوق پیدا ہو اور وہ اپنے آپ کو لوگوں کے لئے مفید بنا سکیں۔ مثلاً دیہاتی مبلغ اگر بچوں کو قاعدہ پڑھانے لگ جائیں یا جن کو قرآن کریم نہ آتا ہو ان کو قرآن کریم پڑھانا شروع کر دیں اور یہ تحریک سارے محلہ میں پھیل جائے تو محلہ والوں میں خود بخود بیداری کا احساس پیدا ہو جائے گا اور وہ صحیح کام کرنے لگ جائینگے بہرحال محلہ کے لوگوں کے لئے کوئی نہ کوئی فائدہ کی صورت ہونی چاہیئے۔ مثلاً یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر کسی اتفاقی حادثہ کیوجہ سے کوئی شخص غریب ہو جائے تو اسکے لئے بطور امداد یا بطور قرض کچھ رقم جمع کی جائے مگر اسکی بھی محلہ والے ہی نگرانی کر سکتے ہیں۔ شہر کی انجمن سے تعلق رکھنے والے نہیں۔ بہرحال مقامی انجمنوں کو لوگوں کے فائدہ کے لئے کوئی نہ کوئی کام کرنا چاہیئے۔ اب محلہ کی انجمنیں صرف نام کی ہیں اور شہر کی انجمن کو ہی اصل انجمن سمجھا جاتا ہے بے شک لاہور میں مختلف حلقے بنے ہوئے ہیں مگر انجمنوں والے مفید کام ابھی تک انہوں نے نہیں کئے۔ ان باتوں پر غور کر کے کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنا جماعت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اس کے بعد جماعت کو ایسی طاقت حاصل ہو جائے گی کہ وہ زیادہ تیزی کے ساتھ ترقی کی طرف اپنا قدم اٹھا سکے گی۔ اسوقت جماعت کی حالت یہ ہے کہ وہ یکدم $\frac{1}{2}$ فیصدی آبادی سے گر کر $\frac{1}{4}$ فیصدی تک آگئی ہے بے شک یہاں کی جماعت میں کچھ اضافہ بھی ہوا ہے۔ مگر اسکے مقابلہ میں دوسری آبادی بہت زیادہ بڑھی ہے۔ پہلے ہم ہندو آبادی کو چھوڑ کر صرف مسلمان آبادی کے مقابلہ میں اپنا اندازہ لگاتے تھے۔ مگر اب جتنے ہندو گئے ہیں ان سے زیادہ مسلمان یہاں آگئے ہیں۔ ہندوؤں نے اس شہر کو چھوڑا ہے اسوقت

لاہور کی آبادی

۹ لاکھ تھی مگر اب ۱۷ لاکھ ہے۔ پہلے ۹ لاکھ کی آبادی میں سے چار لاکھ ہندو اور پانچ لاکھ مسلمان تھے مگر اب سترہ لاکھ سب کے سب مسلمان ہیں گویا شہر لاہور نے ترقی کی۔ مسلمانوں نے ترقی کی۔ مسلمانوں کے دوسرے فرقوں نے ترقی کی لیکن احمدیت نے افراد میں ترقی کرنے کی بجائے تنزل اختیار کیا یہ چیز ایسی ہے جس کو دور کرنے کے لئے معمولی جدوجہد کام نہیں آسکتی۔ بلکہ اسکے لئے باقاعدہ تبلیغ اور تنظیم اور تمام محلوں میں بیداری پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ شہر کا نقشہ اپنے سامنے لٹکا لیا جائے اور کوئی گلی ایسی نہ رہنے دی جائے۔ جس میں تبلیغ کا کوئی نہ کوئی ذریعہ موجود نہ ہو۔ مگر گلی کے یہ معنے نہیں کہ دو تین میل کے حلقہ میں ایک مبلغ بٹھا دیا جائے۔ بلکہ گلی سے مراد صرف دو تین سو گز کا علاقہ ہے۔ اسی طرح شہر کا کوئی حصہ بھی ایسا نہیں رہنا چاہیئے جس میں اس حلقہ کی ضروریات کے مطابق کوئی مبلغ کام نہ کر رہا ہو۔ اگر اس طرح کام کیا جائے تو جماعت یکدم کئی گنا بڑھ جائے گی۔ عام طور پر یہی نظر آتا ہے کہ جہاں کثرت سے احمدی رہتے ہوں۔ وہاں وہ تبلیغ میں سست ہو جاتے ہیں لیکن جہاں اکیلا احمدی ہوتا ہے وہ اور بھی احمدی بنانے کی کوشش کرتا ہے

سی لوگوں کو احمدیت میں شامل کر لیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر پورے طور پر کام کیا جائے تو یہاں کے پانچ ہزار افراد دو تین سال میں ہی پندرہ بیس ہزار بن سکتے ہیں اور اس طرح یقیناً وہ اخراجات بھی پورے ہو سکتے ہیں جو جماعت کی تنظیم کی وجہ سے بڑھ جانے ہوں گے شروع میں بے شک بوجھ زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔ لیکن جب جماعت بڑھ گئی تو جو اخراجات پانچ ہزار کے لئے بوجھ کا موجب ہوں گے وہ تیس ہزار کے لئے بوجھ کا موجب نہیں ہوں گے۔ پس جماعت کو اس بارہ میں غور کرنا چاہیئے اور جلد کوئی سکیم طے کرنی چاہیئے بلکہ افراد جماعت کو چاہیئے کہ اگر ان کے ذہن میں کوئی بات آئے تو وہ

مجھے بھی لکھیں

کہ ہمارے خیال میں جماعت کو ان باتوں پر عمل کرنا چاہیئے۔ بہرحال اس مشکل کا حل اب ہمیں سوچنا پڑے گا اور جب اس کا حل سوچا جائیگا تو ہو سکتا ہے کہ ایک فرد کے ذہن میں وہ بات آجائے جو جماعتی عہدیداروں کے ذہن میں نہ آئے یا جماعتی عہدیداروں کے ذہن میں وہ بات آجائے جو میرے ذہن میں نہ ہو۔ اگر جماعت میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ ہمیں اپنی موجودہ مشکل کا حل تلاش کرنا چاہیئے تو میں سمجھتا ہوں اسی سوچنے کے نتیجہ میں جماعت میں بہت بڑی تبدیلی پیدا ہو جائے گی۔ آخر یہ کتنے بڑے فکر کی بات ہے کہ جماعت جو پہلے یہاں ... فیصدی تھی اب ⅓ فیصدی رہ گئی ہے۔ کیا یہ مرض اس قابل نہیں کہ اس کے علاج کی جستجو کی جائے۔ ... انجمنوں کو چاہیئے کہ وہ اس بارہ میں جلسے کریں تقریریں کریں اور افراد جماعت کو اپنے خیالات پیش کرنے کا موقعہ دیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو محض انہی جلسوں اور غور و فکر کے نتیجہ میں ہی وہ اپنے اندر بہت بڑی تبدیلی محسوس کریں گے۔

بسا اوقات

مرض کی ترقی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ لوگ اس کے متعلق غور کرنے کے عادی نہیں ہوتے اگر انہیں سوچنے کا موقعہ دیا جائے تو قدرتی طور پر ان میں بیماری کا احساس پیدا ہو جاتا ہے اور پھر اس احساس سے ان کی توجہ علاج کی طرف پھر جاتی ہے بے شک ان کی تقاریر میں بعض باتیں لغو بھی ہوں گی۔ بعض ناتجربہ کاری پر دلالت کرتی ہونگی۔ بعض مجنونانہ ... سے زیادہ وقعت نہیں رکھیں گی۔ بعض یونہی بلند آہنگی کے خیالات سے لبریز ہوں گی مگر ... کے نتیجہ میں ان کے دل کی بھڑاس نکل جائے گی ان کے دلوں کے شبہات دور ہو جائیں گے ان کے قلوب کے وساوس جاتے رہیں گے اور وہ یہ نہیں کہہ سکیں گے کہ ہمیں اپنے خیالات پیش کرنے کا موقعہ نہیں دیا جاتا۔ وہ سمجھیں گے کہ ہم نے باتیں کیں اور جماعت نے ہماری باتیں سنیں لیکن انکو قابل عمل نہ سمجھا یا ان پر عمل کرنا اپنی طاقت سے بالا خیال کیا یا کسی تجویز کو موقع کے مناسب نہ سمجھا۔ یہ نہیں کہ ناواقفیت کی وجہ سے انہوں نے ہماری باتوں کی طرف توجہ نہیں کی۔ اس ذریعہ سے جماعت کے اندر بیداری کا قدرتی طور پر احساس پیدا ہو جائے گا۔ بلکہ اس خطبہ کے ذریعہ میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ ان میں سے جس شخص کے ذہن میں بھی ایسی تجاویز آئیں وہ مجھے بھی لکھے کہ جماعتی ترقی کے لئے میرے نزدیک ان ان تجاویز پر عمل کرنا ضروری ہے اس طرح انہیں صرف دوسروں کی بیماری کا ہی نہیں اپنی بیماری کا بھی احساس ہو جائیگا۔ کیونکہ جب انسان دوسروں کے متعلق کوئی بات بیان کرتا ہے اور خود اس میں خامی موجود ہو تو دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ پہلے اپنی تو اصلاح کرو اور اس طرح اس کی بھی اصلاح ہو جاتی ہے

مجھے یاد ہے

ایک دفعہ ہماری مجلس شوریٰ میں ایک شخص نے دھواں دھار تقریر کی جس میں کہا کہ اصل چیز یہ نہیں کہ چندے کی نسبت کو بڑھایا جائے بلکہ اصل چیز یہ ہے کہ ہر شخص سے چندہ وصول کیا جائے۔ اگر چندہ کی وصولی کی باقاعدہ کوشش کی جائے اور تمام افراد سے مقررہ چندہ وصول کیا جائے تو یہ ضرورت ہی پیش نہیں آسکتی کہ اس کی نسبت کو بڑھایا جائے۔ غرض بڑی لطیف اور پُرجوش اور دلنشیں تقریر اس نے کی جس کا جماعت پر بڑا اثر ہوا۔ جب وہ تقریر کر کے بیٹھا تو ایک نہایت مسکین صورت انسان جو اسی جماعت کا فنانشل سیکرٹری تھا کھڑا ہوا۔ اس نے اپنی جیب سے کاپی نکالی اور کہا میں ان تقریر کرنے والے دوست کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں سب سے پہلے اس وعظ پر آپ عمل کرنا چاہیئے۔ میرے پاس چندہ کی کاپی موجود ہے اور میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان صاحب کے ذمہ اتنے مہینوں کا چندہ بقایا ہے جو ابھی تک انہوں نے ادا نہیں کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سب لوگ ہنس پڑے اور وہ اثر جو اس کی تقریر سے پڑا تھا جاتا رہا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں اس کے بعد اس شخص نے اپنی اصلاح کی طرف ضرور توجہ کی ہوگی پس اس رنگ میں بہت سی اصلاح کے مواقع نکل سکتے ہیں۔ جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس بارہ میں دلچسپی لیں اور اپنی بیماری پر غور کریں۔ جب وہ اپنی بیماری پر غور کریں گے تو خود بخود انہیں علاج کی طرف توجہ پیدا ہو جائے گی اور جب انہیں دوسروں کی بیماری کا احساس پیدا ہوگا تو اس کے نتیجہ میں انہیں اپنی بیماری کا بھی احساس پیدا ہوتا چلا جائے گا۔ پہلے وہ کہیں گے زید میں یہ نقص ہے بکر میں یہ نقص ہے۔ عمرو و خالد میں یہ نقص ہے مگر زید اور بکر اور عمرو اور خالد بھی اپنے منہ میں زبان رکھتے ہوں گے۔ وہ کہیں گے تجھے دوسروں کی آنکھ کا تنکا تو دکھائی دیا مگر اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا اگر تجھے اصلاح کا احساس ہے تو اپنی آنکھ کا شہتیر بھی دیکھ اس طرح سب لوگوں کے اندر بیداری پیدا ہو جائے گی۔ اور ہر شخص اپنے نقائص اور کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرے گا۔ بہرحال اب کچھ نہ کچھ ہمارے لئے غور کرنا ضروری ہے۔ دراصل ہماری خاموشی ہی ہماری بیماری ہے ورنہ درحقیقت ہمارے اندر ذاتی طور پر کوئی بیماری نہیں کیونکہ خدائی تقدیر یہی ہے کہ ہماری جماعت آگے بڑھے اور دنیا میں ترقی کرے۔ اس تقدیر کے مطابق جو شخص کام کرے گا اس کے ضرور اعلیٰ نتائج پیدا ہوں گے۔ اور جو شخص اس تقدیر کے خلاف چلیگا وہ اپنے مقصد کو کبھی بھی حاصل نہیں کر سکے گا۔

تحریک "صدقہ تعمیر مکانات غربا" پر مخلصین جماعت کی لبیک

چند قابل تقلید وعدے

احباب جلد سے جلد اس تحریک کے وعدے اور نقد رقوم حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کے حضور پیش کریں!

(۱) آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب وزیر خارجہ پاکستان کراچی!

"حضور نے جو رویا، سیالکوٹ میں دیکھا۔ اس کی تکمیل میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے خاکسار مبلغ پانچصد پچیس روپے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہے۔ اُمید ہے حضور قبول فرما کر خاکسار کی ذرہ نوازی فرمائیں گے۔ اس رقم کا رقعہ بنام محاسب صاحب ملفوف ہے۔"

(۲) چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج گوجرخاں

"حضور کا خطبہ فرمودہ مورخہ ۴/۲/۴۹ میں نے پڑھا۔ میری استدعا ہے۔ کہ میرے خرچ پر کسی ایسے غریب کا مکان تعمیر کروا دیا جائے .... جو خود مکان تعمیر کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ مکان ایسا ہو۔ جو -/۴۰۰ روپے میں تیار ہو جائے ..... جس دن اس مکان کی بنیاد رکھنی ہو۔ اس سے ۲۰ یوم قبل مجھ کو نوٹس دے دیا جائے۔ تو میں انشاء اللہ تعالیٰ مزدو یکمشت رقم ارسال کر دوں گا۔"

(۳) ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب کوئٹہ چھاؤنی

"حضور کا خطبہ جمعہ ۴ فروری بمقام سیالکوٹ بابت تحریک "صدقہ تعمیرات مکانات برائے غربا" پڑھا۔ میں اور میری اہلیہ ایک غریب احمدی کے مکان کی اندازاً قیمت مبلغ -/۴۰۰ روپے اس تحریک صدقہ میں دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔ جو بہت جلد انشاء اللہ ادا کر دیا جائے گا۔"

(۴) جماعت احمدیہ لائلپور

"حضور کی تحریک برائے مکانات ربوہ پر تقریباً ایک ہزار روپیہ اکٹھا ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ یہ رقم دو یا تین دن کے اندر اندر مرکز میں پہنچ جائے گی۔ ضلع کی جماعتوں میں بھی تحریک کی جا رہی ہے کہ وہ اس مد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اُمید ہے ضلع لائلپور سے کافی رقم اکٹھی ہو جائے گی۔"

(۵) حضرت مفتی محمد صادق صاحب چنیوٹ

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو سیالکوٹ کے خطبے میں صدقہ کی تحریک کی ہے۔ تاکہ روپیہ جمع ہو کر غریبوں کے واسطے ربوہ میں مکان بنوائے جائیں۔ اس مد میں میری طرف سے مبلغ -/۴۱ روپے اور میری بیوی رقیہ صادق کی طرف سے پانچ روپے اور میری لڑکی رضیہ صادق کی طرف سے ۴ روپے کل -/۵۰ روپے کا وعدہ درج فہرست کر لیں۔ یہ رقم میں انشاء اللہ جلد یہاں چنیوٹ کے دفتر محاسب میں جمع کرا دوں گا۔"

اُمید ہے باقی دوست اور جماعتیں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس تحریک پر کہ

"میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ لوگ جنہیں خدا تعالیٰ توفیق دے۔ خصوصاً وہ لوگ جو گزشتہ فسادات کی زد میں نہیں آئے اور خدا تعالیٰ نے انہیں محفوظ رکھا ہے۔ وہ چندہ دیں۔ اور اس روپیہ سے قادیان کے ان غربا کو جو ربوہ میں مکان بنانے کی طاقت نہیں رکھتے مکانات بنا کر دیئے جائیں۔"

جلد از جلد لبیک کہہ کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ (نائب وکیل المال تحریک جدید)

حسن رہتاسی صاحب کہاں ہیں

میرے والد محترم حسن صاحب رہتاسی کا ایک عرصہ سے کچھ علم نہیں۔ کہ کہاں ہیں۔ انہوں نے جہلم آنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر تا حال نہیں آئے۔ اگر ان کی نظر سے یہ سطور گذریں یا کسی اور دوست کو ان کا علم ہو تو براہ کرم مجھے فوراً اطلاع دیں

(عبد السلام احمدی مسجد احمدیہ۔ مینا محلہ۔ جہلم)

عربی کا نیا رسم الخط

لندن ۲۸ ؍ فروری :۔ مسٹر ایچ ۔ قریشی جنہوں نے عربی کا نیا رسم الخط ایجاد کیا ہے ۔ اور جن کا دعویٰ ہے کہ یہ رسم الخط اردو کی چھپائی میں انقلاب پیدا کر دے گا ۔ اور جس کو لا ٹیبو رنگے اردو اخبارات کے ایڈیٹروں نے بھی منظور کر دیا ہے ۔ عنقریب کراچی جانے والے ہیں ۔ جہاں وہ پاکستانی وزراء سے مل کر اُن کو اس رسم الخط کا نمونہ دکھائیں گے ۔ اپنے حیدر آباد دکن کے دوران قیام میں مسٹر قریشی کا انجمن ترقیٔ اُردو سے گہرا تعلق تھا ۔ (اسٹار)

سندھ کے مشہور ڈاکو کی ہلاکت

حیدر آباد (سندھ) ۲۸ ؍ فروری :۔ سندھ کا مشہور ڈاکو بھول مچھی جو اب تک پولیس کے قبضہ سے باہر تھا کل سوند اسکے قریب ہلاک ہو گیا ۔ اس کی لاش گذشتہ شب یہاں کے سول ہسپتال میں لائی گئی ۔ عوام نے اس خبر کو سُن کر اطمینان کا اظہار کیا (اسٹار)

مغربی پنجاب میں گیہوں کی فصل نہایت اچھی ہے

لاہور ۲۸ ؍ فروری : ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ فصل کے متعلق زراعتی محکمہ حکومت مغربی پنجاب نے جو پہلا تخمینہ شائع کیا ہے ۔ اس کے متعلق اندازہ ہے کہ دسمبر ۱۹۴۸ء تک مغربی پنجاب میں ۶۹ لاکھ ایک ہزار نو سو ایکڑ زمین پر گیہوں کی کاشت ہو رہی ہے ۔ ماہ جنوری کے پہلے پندرہ دن میں جو بارش ہوئی تھی ۔ وہ فصل کے لئے مفید ثابت ہوئی ہے ۔ نیز تیار فصل کی حالت بہت اچھی ہے ۔

صوبہ میں ۴۹-۱۹۴۸ء میں چنے کی زیر کاشت ۱۶ لاکھ ۹۱ ہزار ایکڑ زمین ہے ۔ اس میں گذشتہ سال کے مقابلہ میں بائیس فی صدی کا اضافہ ہے ۔ تیار فصل کی حالت اچھی ہے ۔ (اسٹار)

ہندوستان کے مسلمانوں کو دوسرے ہندوستانی باشندوں سے اشتراک عمل کی تلقین

حیدر آباد (دکن) ۲۸ ؍ فروری :۔ کل سردار پٹیل نے عثمانیہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں ڈاکٹر آف لاز کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد ایک تقریر میں کہا "اگر ہندوستان کے چار کروڑ مسلمان ہندوستان کے باقی باشندوں پینتیس کروڑ باشندوں سے مل کر متحدہ محاذ قائم کریں ۔ تو وہ ہندوستان کے علاوہ پاکستان کے مستقبل کی بھی تعمیر کرنے میں امداد دیں گے" ۔ سردار پٹیل نے کہا "ماضی میں جو کچھ ہوا ۔ اب اس پر پردہ ڈالنا چاہیئے ۔ ہم سب ہندوستان میں پیدا ہوئے اور ہم سب کو یہیں رہنا ہے ہمیں مہاتما گاندھی کی تعلیم کو اپنانا چاہیئے ۔

سردار پٹیل نے یونیورسٹی اور طلبہ کی ذمہ داریوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ۔ میں اپنے آپ کو ہندوستان کی خدمت کیلئے ایک سپاہی خیال کرتا ہوں ۔ اور زندگی کے آخری سانس تک سپاہی ہی رہوں گا میری دعا ہے ۔ کہ اگر میں اس راستہ سے بھٹکوں تو خدا میری زندگی ختم کر دے ۔

مارشل سٹالن امریکہ کی تجارتی فوقیت ختم کر دینا چاہتے ہیں

یورپ کے بازاروں میں روسی سونے کی افراط

لندن ۲۸ ؍ فروری ۔ "رینالڈ نیوز" کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ بین الاقوامی تجارت میں امریکہ کو جو فوقیت حاصل ہے اسے ختم کر دینے کے سلسلے میں مارشل سٹالن نے ایک نئی سکیم مرتب کی ہے ۔ چنانچہ اس سکیم کے ماتحت روسی ذخائر کو یورپ کے بازاروں میں بھیجنے کا انتظام کیا جا رہا ہے ۔ گذشتہ دنوں اسی سکیم کے ماتحت نہایت پُراسرار طریق سے وسیع پیمانے پر سونا فروخت کیا گیا تھا ۔ جس کی وجہ سے گذشتہ ہفتہ فرانسیسی بازاروں میں سونے کی قیمت بجزم دس فیصدی گر گئی تھی ۔ قیمت کے غیر معمولی طور پر گر جانے سے حکومت فرانس کو تشویش لاحق ہوئی ۔ تحقیقات کے دوران اس امر کا انکشاف ہوا ۔ کہ روس نہایت پُراسرار طریق پر سونا فروخت کر رہا ہے ۔ اور سوئٹزرلینڈ کے بازاروں میں ساٹھ لاکھ پونڈ سے زیادہ مالیت کا سونا پہنچ چکا ہے جنگ کے خاتمہ کے بعد سے امریکہ نے بین الاقوامی روپیہ کے فنڈ اور مارشل پلان کو مستحکم کرنے کے لئے سونے کی قیمت ۸ پونڈ ۱۵ شلنگ کر دی تھی ۔ لیکن اس تمام عرصہ میں اسٹالن نے اپنے غلام مزدوروں کو یورال کی سونے کی کانوں میں سخت محنت پر لگائے رکھا ۔ چنانچہ سمجھا جاتا ہے ۔ کہ اس کے محفوظات کی مالیت ۱۷۰ کروڑ پونڈ ہے ۔

مالی ماہرین کا خیال ہے ۔ کہ اسٹالن اس میں سے ایک بڑی مقدار یورپ کے بازاروں میں فروخت کر دینا چاہتا ہے اور وہ بھی کم قیمت پر تاکہ دنیا کا تجارتی توازن بگڑ جائے ۔ "رینالڈ نیوز" نے لکھا ہے ۔ کہ اس کے تین خاص نتائج ہوں گے ۔ اولاً مغربی قومیں سستا سونا حاصل کرنے کے لئے اپنا سامان روس کے ہاتھ فروخت کر دیں گی ۔ دوم اپنا سامان امریکہ کو فروخت کرنے کی بجائے جو انہیں امریکہ کے سامان کے بدلے میں دینا پڑتا ہے وہ سستا سونا امریکہ بر آمد کریں گی اسکے معنی یہ ہوں گے ۔ امریکہ میں زر کی افراط ہو جائے گی (اسٹار)

درخواست دُعا

میری اہلیہ عرصہ چھ ماہ سے بعارضہ بخار کھانسی سخت بیمار ہیں ۔ اور بہت ہی کمزور ہو گئی ہیں ۔ بہت سے علاج کرا چکا ہوں ۔ مگر افاقہ نہیں ہوا ۔ صحابہ کرام اور درویشان کی خدمت میں دعا کے لئے عرض ہے :۔

خاکسار ڈاکٹر عبداللطیف نصرت ملٹری کیمپ ضلع اٹک

کشمیری مہاجروں کیلئے کتابوں کی ضرورت

راولپنڈی ۲۸ فروری۔ آزاد کشمیر کے شعبہ تحائف کے پریذیڈنٹ نے صوبہ ہائے سرحد مغربی پنجاب۔ سندھ اور مشرقی بنگال کی حکومتوں نیز بلوچستان کے ایجنٹ ..... سے اپیل کی ہے۔ کہ کشمیری پناہ گزینوں کے لئے وہ اردو کتب مہیا کریں۔ آپنے فرمایا کہ کیمپوں میں بہت سے ایسے پناہ گزین موجود ہیں جو تعلیم یافتہ ہیں۔ اور کتابوں کے میسر نہ ہونے کی وجہ سے دماغی خوراک سے محروم ہیں۔ (ایرایٹ)

از صفحہ اول

سے کام لے جو عملہ اس وقت تک متعین تھا وہ ناکافی ہونے کی وجہ سے الاٹمنٹ کے سلسلے میں بڑی بڑی بدعنوانیاں ہوئی ہیں۔ لیکن اب الاٹمنٹ کا مکمل جائزہ لینے کے لئے نئے رجسٹر کھول کر ان کی باقاعدہ شرحیں درج ہونگی۔ تاکہ غلطی کا احتمال نہ رہے اور آئندہ کوتاہیوں کو دور کرنے کیلئے یکم مارچ ۱۹۴۹ء سے ان دونوں محکموں کو مدغم کر کے ایک بنا دیا جائے گا۔ جس کا اعلیٰ افسر بحالیاتی کمشنر ہوگا۔ جو کسٹوڈین کے ایجنٹ کی حیثیت سے کرایوں وغیرہ کے متعلق مناسب احکام صادر کرنے کا مجاز ہوگا۔ (نامہ نگار خصوصی)

ہو لی ہے۔ اور حقیقت میں آج ہی سے یہ محکمہ ختم ہوا ہے۔ (ایرایٹ)

بین المملکتی پریس کی مشاورتی کمیٹی

کراچی ۲۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ بین المملکتی پریس کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس یہاں ۱۵ مارچ کو ہو رہا ہے۔ پاکستان کے وفد کی سرکردگی وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین کریں گے۔ مذاکرات میں دیگر امور کے علاوہ دونوں مملکتوں کے سمجھوتوں کے متعلق اخبارات کے عام رویہ پر بھی غور کیا جائے گا۔ ہندوستان کے وفد کی سرکردگی وہاں کے وزیر اطلاعات مسٹر آر۔ دیواکر کریں گے۔ یاد ہوگا کہ گذشتہ ہندو پاکستان سمجھوتے میں ایک پریس کی مشاورتی کمیٹی کے قیام کا ذکر کیا گیا تھا۔ (اسٹار)

پاکستان میں مصنوعی ریشم اور روئی کے کارخانے

کراچی ۲۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کی ایک بڑی کمپنی نے پاکستان کو مصنوعی ریشم اور روئی بننے کی ایک بڑی مشینری کی پیشکش کی ہے یہ مشینری ۳۵ لاکھ سے چالیس لاکھ پونڈ تک تیار کر سکتی ہے اور اسکی قیمت بیس لاکھ ڈالر ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ مشینری بہترین قسم کی ہے اور خود امریکہ میں تیار کی جا سکتی ہے (اسٹار)

... برما کی آزادی کے موقع پر دیا ... ثقافت مل ہے۔ (اسٹار)

میری ریاست میں شریعت کا قانون نافذ ہے

ریاست میں دو ہسپتال اور ایک مڈل سکول بھی ہے

لاہور ۲۸ فروری۔ آج مقامی صحافیوں کی پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے ریاست امب کے نواب صاحب نے کہا۔ میں نے کبھی نہیں کہا کہ میں خود مسلم لیگ ہوں۔ اور عوام میں کسی قسم بیداری وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ بلکہ میں نے رعایا کے جائز احساسات کا ہمیشہ پاس رکھا ہے اور میں امیر قوم کی حیثیت سے خود ان کی ضرورتوں کا کفیل ہوں۔

آپ نے کہا میں کراچی سے قائداعظم کی فاتحہ خوانی کے بعد آرہا ہوں۔ قائداعظم سے مجھے دلی محبت تھی کیونکہ وہ ساری زندگی مسلمانوں کیلئے اخلاص اور محبت سے کام کرتے رہے۔

آپ نے چند سوالات کا جواب دیتے ہوئے بتایا میری ریاست میں ۵۰۔ ۶۰ ہزار کی آبادی ہے۔ ساری ریاست میں ایک مڈل سکول اور کچھ پرائمری سکول ہیں صرف دو ہسپتال ہیں۔ لیکن ان تھوڑی سی علمی درسگاہوں میں بھی قرآن وحدیث ہی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ معلم کو تنخواہ جنس کی شکل میں یا زمین کی شکل میں دی جاتی ہے۔

میری ریاست میں شریعت کا قانون نافذ ہے اور اس کا نفاذ قاضی القضاۃ کی وساطت سے ہوتا ہے جسے ۲ ہل کی زمین برائے کاشت ملتی ہے اور اس قاضی القضاۃ کا تقرر میرے حکم سے عمل میں آتا ہے (نامہ نگار خصوصی)

آزاد کشمیر سول ہسپتال میں مریضوں کا علاج

مظفر آباد ۲۸ فروری۔ آزاد جموں وکشمیر حکومت کے ڈائرکٹر میڈیکل سروس کے فرستادہ ایک ماہوار گوشوارے میں بتایا گیا ہے کہ آزاد کشمیر کے سول ہسپتالوں میں جنوری ۱۹۴۹ء کے مہینے میں ۲۹۶۱۵ مریضوں کا علاج کیا گیا۔ ان میں ۴۴۲۵ پرانے مریض بھی شامل ہیں ڈسپنسریوں میں روزانہ مریضوں کی اوسط ایک ہزار رہی زیر علاج مریضوں میں ۵۸۷۳ امراض تنفس ۶۰۹۴ ناقص یا کمی خوراک سے پیدا ہونے والے امراض اور ۷۵ ۷۴ بخار کے شکار تھے۔ مظفر آباد ہسپتال میں سب سے زیادہ مریضوں کا علاج کیا گیا ہے۔ (ایرایٹ)

لاہور ۲۸ فروری آج سے ایک ماہ پہلے محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کے ختم کرنے کی خبر شائع ہو چکی ہے لیکن ملازمین کو جو ایک ماہ کے نوٹس دئے گئے تھے انکی مدت آج پوری ...

اسرائیل اور شرق الاردن کے مذاکرات

کامیابی کی امید کم ہے

تل ابیب ۲۸ فروری۔ باوجود اس امید کے کہ اسرائیل اور شرق الاردن کے درمیان صلح کے مذاکرات میں جلد کامیابی ہو جائے گی بعض سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ مذاکرات ڈاکٹر بنچ کے لئے اسرائیلی مصری گفت وشنید سے زیادہ مشکل ثابت ہوں گے۔

بیت المقدس ایک بڑا اختلافی مسئلہ ہوگا اور شاہ عبداللہ نے اس امر کا پہلے ہی سے اعلان کر دیا ہے کہ وہ ان تین لاکھ عرب مہاجرین کا مسئلہ بھی اٹھائیں گے۔ جنہوں نے شرق الاردن کے ماتحت علاقوں میں پناہ لے لی ہے۔

بیت المقدس کے لئے تین تجویزیں پیش کی گئی ہیں (۱) اقوام متحدہ کی قرارداد کہ بیت المقدس کو بین الاقوامی بنا دیا جائے۔ جس میں تینوں مذاہب کے مقدس مقامات شامل ہوں۔ (۲) پرانی چار دیواری کے اندرونی شہر کے متعلق شاہ عبداللہ کا مطالبہ اور چار عرب بستیوں کو اردن کی واپسی اور ان یہودی اور یونانی کالونیز کی واپسی جو شہر کے نئے حصہ میں ہیں اور جن پر شروع جنگ سے اسرائیلیوں کا قبضہ ہے (۳) شہر کے مرکزی حصہ پر یہودیوں کا دعوے جو اس پر راضی ہیں کہ شہر کے پرانے حصے کو اقوام متحدہ کے کنٹرول میں دے دیا جائے۔

یہودی وفد اس وقت تک جب تک کہ قطعی صلحنامہ امن مکمل نہ ہو جائے۔ مسئلہ مہاجرین پر گفت وشنید کرنے سے انکار کرتا رہے گا۔ اسباب کے رشادات میں کہ شاہ عبداللہ اسرائیل کے ساتھ سمجھوتہ کر لینا چاہتے ہیں کیونکہ ان کا ملک گذشتہ ربع صدی سے فلسطین کے ساتھ اقتصادی اور جغرافیائی طور پر منسلک ہے۔ لیکن روڈس میں "اسرائیلی" وفد کو سخت تاکید کر دی گئی ہے کہ وہ صرف فوجی معاملات تک گفت وشنید محدود رکھے جو مذاکرات کے ... (اسٹار)

اخبار نویس بال بال بچ گئے

لاہور ۲۸ فروری کل نوشہرہ کے جنوب میں احمد شاہ ابدالی کے قلعہ باکسر کے قریب آزاد کشمیر فوجوں کے محاذ کو دیکھنے کیلئے گئے ہوئے لاہور کے اخبار نویسوں کی ایک جیپ واپسی پر پہاڑ کی بلندی سے الٹ گئی۔ لیکن محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ جیپ پہاڑ سے ٹکر کھاتے ہی انجن بند ہو جانے کی وجہ سے رک گئی اور اخبار نویس کھڈ میں گرنے کی بجائے سڑک پر ہی نیچے تک لڑھکتے چلے گئے۔ اخبار نویسوں کو معجزانہ طور پر معمولی خراشوں کے علاوہ کوئی چوٹ نہیں آئی۔

اخبار نویسوں کا یہ قافلہ مسٹر محمد شفیع (پاکستان ٹائمز) پروفیسر سرور (مدیر آفاق) سردار فضلی (چیف رپورٹر احسان) اور ثاقب زیروی (چیف رپورٹر الفضل) پر مشتمل تھا اور جو جیپ الٹی اس میں آخری تین نامہ نگار بیٹھے ہوئے تھے (نامہ نگار خصوصی)

رکشا والوں کا جلوس اور کمشنر سے ملاقات

لاہور ۲۸ فروری۔ آج لاہور کے دو صد رکشا والوں کا ایک جلوس کارپوریشن لاہور کیخلاف نعرے لگاتا ہوا کمشنر لاہور کے دفتر میں پہنچا۔ کمشنر صاحب نے رکشا والوں کے نمائندہ سے ہمدردانہ بات چیت کی۔ اور کہا انکی درخواست زیر غور ہے دو تین روز تک۔

گندم کے نرخ میں کمی

لاہور ۲۸ فروری۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ صوبے بھر کی مارکیٹ میں اناج کے نرخ گرتے جا رہے ہیں۔ اس کی دو وجوہات ہیں اول اسلئے کہ فصل ربیع کے بہت اچھا ہونے کی امید ہے اور دوسرے گذشتہ ہفتوں کے دوران میں بیرونی ممالک سے کافی مقدار میں اناج پاکستان پہنچا ہے۔ چنانچہ اس گرتے ہوئے نرخ کو مزید گرانے اور ذخیرہ اندوزوں اور چور بازار میں اناج فروخت کرنے والوں کو ناکام بنانے کے لئے حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ یکم مارچ سے صوبائی ذخیروں سے سپلائی ہونے والی گندم کا نرخ ایک روپیہ فی من کے حساب سے گھٹا دیا جائے۔ حکومت کو امید ہے کہ نئی فصل کے آنے سے پہلے پہلے یہ نرخ اور زیادہ کم کر دیا جائیگا۔

برطانیہ برما کو مالی امداد دے رہا ہے

لندن ۲۸ فروری۔ یہاں کی غیر مصدقہ خبروں کے مطابق برطانوی حکومت برما کو بیس ملین پونڈ کی مالی امداد دینے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر مالی امداد دی گئی۔ تو وہ بڑی حد تک برما کی چاول کی فصل کو برآمد کرنے پر خرچ کی جائے گی۔ اگرچہ یہ ممکن ہے کہ دوسرے مقاصد پر بھی اس روپیہ کا کچھ حصہ صرف کیا جائے۔ برطانیہ یا دولت مشترکہ کا یہ ...... قرضہ اس معاشی امداد سے قطعی جدا اور علیحدہ ہے جو سابقہ سمجھوتوں کے تحت برطانیہ برما کو دے رہا ہے۔ سابقہ امداد میں رنگون کی حکومت کو جو قرضہ ...